بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ جمعرات ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ ۲۹ امان ۱۳۶۳ ہش ۲۹ مارچ ۱۹۸۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ امان / مارچ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

- خاکسار کی بائیں آنکھ کا اپریشن (موتیابند) فضل عمر ہسپتال ربوہ میں منعقدہ آئی کیمپ میں اواخر مارچ میں ہو رہا ہے۔ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اپریشن کامیاب فرمائے اور بعد کی الجھنوں سے محفوظ رکھے اور پوری پوری بینائی بحال فرمائے آمین

مرزا محمود احمد دارالصدر غربی ربوہ

- محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی مرحوم کی بیگم صاحبہ (حامد لاج ربوہ) کچھ دنوں سے بیمار ہیں انہیں یرقان کی تکلیف ہو گئی ہے۔ بغرض علاج وہ آجکل فیصل آباد میں ہیں محترم بی ٹی صاحب مرحوم کی جماعتی خدمات متقاضی ہیں کہ ان کی بیگم صاحبہ کے لئے خصوصی دعا کی جائے۔ شافی مطلق خدا انہیں جلد کامل صحت اور صحت والی لمبی عمر سے نوازے آمین

(خبیر احمد وکیل المال اول ربوہ)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

سچائی کو حسنِ ظن کے ساتھ قبول کر لینے کا نام تقویٰ ہے

اسی سے فیوضِ الٰہی کا دروازہ کھلتا اور دنیا و آخرت میں سعادتیں حاصل ہوتی ہیں:

"تمام و کمال مدار ثواب اور استحقاقِ قرب و توصّلِ الٰہی کا تقویٰ پر ہے۔ اور تقویٰ کی حقیقت وہی شخص اپنے اندر رکھتا ہے جو افراط آمیز تفتیشوں اور لمبے چوڑے انکاروں اور ہر ہر جزئی کی موشگافی سے اپنے تئیں بچاتا ہے اور صرف دور اندیشی کے طور سے ایک راہ کی سچائی کا دوسری راہوں پر غلبہ اور رجحان دیکھ کر بحسنِ ظن قبول کر لیتا ہے۔ اسی بات کا نام ایمان ہے۔ اور اسی ایمان پر فیوضِ الٰہی کا دروازہ کھلتا ہے۔ اور دنیا و آخرت میں سعادتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جب کوئی نیک بندہ ایمان پر محکم قدم مارتا ہے اور پھر دعا اور نماز اور فکر اور نظر سے اپنی حالتِ علمی میں ترقی چاہتا ہے تو خدائے تعالیٰ خود اس کا متولی ہو کر اور آپ اس کا ہاتھ پکڑ کر درجۂ ایمان سے درجہ عین الیقین تک اس کو پہنچا دیتا ہے۔ مگر یہ سب کچھ بعد استقامت و مجاہدات و ریاضات و تزکیہ و تصفیہ نفس ملتا ہے پہلے نہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۵-۴۰ (حاشیہ))

اکارے (نائیجیریا) میں

جلسہ سیرت النبی ﷺ

نائیجیریا سے مرکزی مبلغ عبد المغنی صاحب زاہد اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول بمطابق ۱۲ دسمبر ۱۹۸۳ء جماعت احمدیہ اکارے کے زیر انتظام مرکزی مسجد میں نماز عشاء کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں جلسہ منعقد ہوا۔ شہر کی تمام احمدیہ مساجد کو بجلی کے قمقموں سے منور کیا گیا۔

جلسہ میں شرکت کے لئے شہر کے دور و نزدیک سے احباب نے شرکت کی۔ سو کے قریب غیر از جماعت احباب جن میں عیسائی بھی تھے شامل ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ پہلی تقریر مقامی معلم علیرو بکری صاحب نے کی جس کے بعد حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی نظم۔

"علیک الصلوٰۃ علیک السلام"

پڑھی گئی۔ اس مصرعہ پر جملہ حاضرین بلند آواز سے ترنم سے علیک الصلوٰۃ علیک السلام کا ورد کرتے۔

دوسری تقریر صدر جلسہ مولوی عبد المغنی صاحب نے "رحمۃ للعالمین" کے عنوان پر کی۔

اس کے بعد سکول کے بچوں نے بر دیا زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر نہایت ایمان افروز تقاریر کیں۔ سامعین مرد و عورت نے ان کی تقریروں کے درمیان نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے رہے

آخری تقریر معلم بدر وقاری صاحب کی تھی اطفال نے کورس کی شکل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ہے۔ ترنم سے پڑھا رات کے دس بجے دعا پر یہ جلسہ ختم ہوا۔

(وکالت تبشیر)

پہلے چندہ عام، حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ پھر دیگر ضروریات کے بارے میں سوچیئے۔

(ناظر بیت المال آمد)

ناروے میں جماعت احمدیہ کے لٹریچر کو نصاب میں شامل کر لیا گیا

احمدی مبلغین کو اسلام پر تقریر کرنے کی دعوتیں:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقیات سے متعلق جو بشارات دی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی ؎

"آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار"

چنانچہ یورپ سے بکثرت اس قسم کی اطلاعات موصول ہوتی رہتی ہیں جو الفضل کے قارئین کے لئے ازدیادِ ایمان کی خاطر شائع کی جاتی ہیں اس سلسلہ میں ایک اور رپورٹ ہدیۂ قارئین ہے جس سے اندازہ ہوگا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ دلوں کو احمدیت کی طرف پھیر رہا ہے۔

ایک وہ زمانہ تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آواز سننے کے لئے کوئی تیار نہ تھا اور آج وہ وقت ہے کہ مختلف اداروں کے سربراہ آپ کے غلاموں کو اپنے ہاں لیکچروں کے لئے بلاتے ہیں۔ تا اسلام کی سچی تعلیم سے آگاہ ہو سکیں۔

چنانچہ مکرم مقصود احمد صاحب ورک سیکرٹری صد سالہ جوبلی ناروے سے اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ فروری کے دوسرے ہفتہ میں دو ہائی سکولوں اور ایک کالج کا انتظامیہ نے مکرم امیر و مشنری انچارج کمال یوسف صاحب کو اپنے اپنے سکولوں اور کالج میں لیکچر دینے کی دعوت دی۔ آپ مقررہ وقت پر پہنچ کر لیکچر دیتے اور بعد میں طلباء۔ اساتذہ۔ اور پروفیسروں کے سوالات کے جوابات دیتے۔ بعد ازاں انہیں انگریزی اور نارویجین زبان میں لٹریچر دیا جاتا۔ ایک سکول میں جب ایک لیکچرار کو لٹریچر پیش کیا گیا تو اس نے مزید تیس سیٹ کا مطالبہ کیا تا کہ طلباء کو دینیات کے پیریڈ میں بطور نصاب پڑھایا جا سکے۔ دوسرے روز (باقی صفحہ ۷ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

قرآن مجید اور مظاہر قدرت

- قسط اوّل -

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بلوچستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱- اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
(آل عمران ۱۹۱-۱۹۲)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کے لئے یقیناً کئی نشان (موجود) ہیں۔ وہ (عقلمند) جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے اس عالم کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ (اے اللہ) تو ایسے بے مقصد کام کرنے سے پاک ہے پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا (اور ہماری زندگی کو بے مقصد بننے سے بچالے)

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد حضرت عطاءؒ کی روایت ہے کہ میں عبید بن عمیرؓ کے ہمراہ ایک دن حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ عبید نے عرض کی کہ ہمیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی عجیب ترین حدیث سنائیں۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے جو پس پردہ تھیں فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو ہر بات عجیب تھی۔ پھر فرمایا ایک رات حضور صلے اللہ علیہ وسلم وضو کر کے نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور نماز میں اتنے روئے کہ حضور کی ریش مبارک تر ہو گئی۔ جب سجدے میں گئے تو حضور کے پاکیزہ آنسوؤں سے زمین گیلی ہو گئی .....

حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب فجر کی اذان دینے آئے تو ان کے سوال کرنے پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے آج رونے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ پر آج رات یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ... لِاُولِی الْاَلْبَابِ۔

پھر فرمایا ہلاکت ہے اس کے لئے جس نے یہ آیت پڑھی مگر اس میں تفکر نہ کیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اہل اسلام وہ قوم ہے جس کو جابجا قرآن میں یہی رغبت دی گئی ہے کہ وہ فکر اور خوض میں مشق کریں اور جو کچھ عجائبات صنعت زمین و آسمان میں بھرے پڑے ہیں ان سے واقفیت حاصل کریں۔

مومنوں کی تعریف میں خدا فرماتا ہے۔ یذکرون اللہ قیاما و قعودا وعلیٰ جنوبھم و یتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا۔ یعنی مومن وہ لوگ ہیں جو خدا تعالےٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے یاد کرتے ہیں اور جو کچھ زمین و آسمان میں عجائب صنعتیں موجود ہیں ان پر فکر اور غور کرتے رہتے ہیں اور جب لطائف صنعت الٰہی ان پر کھلتے ہیں تو کہتے ہیں خدایا تو نے ان صنعتوں کو بے کار پیدا نہیں کیا۔ یعنی وہ لوگ جو مومن خاص ہیں صنعت شناسی اور ہیئت دانی سے دنیا پرست لوگوں کی طرح صرف اتنی ہی غرض نہیں رکھتے کہ مثلاً اسی پر کفایت کریں کہ زمین کی شکل یہ ہے اور اس کا قطر اس قدر ہے اور اس کی کشش کی کیفیت یہ ہے اور آفتاب اور ماہتاب اور ستاروں سے اس کو اس قسم کے تعلقات ہیں بلکہ وہ صنعت کی کمالیت شناخت کرنے کے بعد اور اس کے خواص کھلنے کے پیچھے صانع کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اپنے ایمان کو مضبوط کرتے ہیں اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے۔ یوتی الحکمۃ من یشاء ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا (البقرۃ) یعنی خدا تعالےٰ جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اسکو خیر کثیر دی گئی۔

پس دیکھنا چاہیئے کہ ان آیات میں مسلمانوں کو کس قدر علم و حکمت حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ۔ یعنی علم کا طلب کرنا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ خدا تعالےٰ نے احکام دین سہل و آسان کرنے کی غرض سے عوام الناس کو صاف اور سیدھا راہ بتلایا ہے اور ناحق کی دقتوں اور پیچیدہ باتوں میں نہیں ڈالا۔ مثلاً روزہ رکھنے کے لئے یہ حکم نہیں دیا کہ تم جب تک قواعد طبیہ نجوم کی رو سے یہ معلوم نہ کر لو کہ چاند ۲۹ کا ہوگا یا ۳۰ کا رویت کا ہرگز اعتبار نہ کرو۔

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۴۳)

گویا اس غور و فکر کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی ہستی اس کی عظمت اور اس کی بے پایاں رحمت کا علم حاصل ہونے سے انسان کے دل میں خالق و مالک کی محبت پیدا ہوگی۔ انسان اس کے حسن و جمال احسان، اختیار و اقتدار سے جیسے جیسے واقف ہوگا اس کا ایمان باللہ مستحکم ہوتا چلا جائے گا۔ نتیجۃً احکام خداوندی کی تعمیل کا سچا ولولہ اس کے دل میں پیدا ہوگا جس کے نتیجہ میں بندہ عبودیت کے رنگ میں رنگین ہو کر اپنے رب کریم کی چوکھٹ پر اپنی جبین رکھنے میں اپنی سعادت سمجھے گا۔ ہمارے حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی قلبی کیفیت کو کتنے حسین پیرایہ میں ان اشعار میں بیان فرمایا ہے ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشان اس میں جمال یار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے ترے دیدار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا
تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
جس سے ہے شور محبت عاشقان زار کا
کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے اپنے اس قانون قدرت کا ذکر کر کے جو اس کائنات میں جاری و ساری ہے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ تم غور تو کرو یہ سارا عالم تمہاری نگاہوں کے سامنے ہے۔ کتنے مضبوط مربوط و مرتب نظام میں جکڑا ہوا ہے۔ بھلا سوچو تو کیا یہ نظام آپ سے آپ اچانک کسی حادثہ کے نتیجہ میں وجود میں آ سکتا ہے۔ تمہاری عقل خود جواب دے گی کہ ہرگز نہیں۔

غور کرتے چلے جاؤ تو بالآخر یہ بات تم پر ثابت ہو جائے گی کہ کسی حکیم، علیم اور احسن الخالقین ہستی نے اسے پیدا کیا ہے۔ جیسے جیسے تم اس نظام پر مزید غور کرتے جاؤ گے تو تم پر یہ حقیقت منکشف ہوتی چلی جائے گی کہ خدائے دو جہاں کے علاوہ کسی میں یہ قدرت نہیں ہے کہ ایسا ربط و ضبط پیدا کر سکتا اور پھر اسے قائم بھی رکھ سکتا۔ کائنات پر غور کرنے سے اللہ تعالےٰ کی صفات حسنہ کو جو فرقان حمید میں بیان ہوئی ہیں سمجھنے میں آسانی پیدا ہوگی مثلاً یہ کہ وہ ہستی واحد لاشریک ہے۔ تمام صفات حسنہ سے متصف، ہر کمزوری سے پاک ہے۔ اس پاک خدا نے اس عالم اور ساری مخلوق کو حق اور حکمت کے ساتھ عدم سے وجود بخشا۔ اور اس کی کماحقہ پرورش کا کامل انتظام بھی فرمایا۔ سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنی جن چار صفات کا ذکر فرمایا ہے انہیں صفات کے ظہور کے نتیجہ میں ساری مخلوق وجود میں آئی اور ان ہی صفات کے صدقے مخلوق کی ربوبیت ہو رہی ہے۔ اور اسی قیوم خدا نے اسے قائم رکھا ہوا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی زمین و آسمان کا نور ہے۔ اس کائنات کا حسن و جمال اور اس کی سب رعنائیاں اسی کے نور کی مرہون منت ہیں اور اسی کے احسانات بے پایاں سے ساری مخلوق بہرہ ور ہو رہی ہے۔ یہ سورج۔ یہ چاند یہ لاتعداد ستارے اسی رب العالمین کے حکم سے ہماری خدمات پر دن رات لگے ہوئے ہیں اسی ذات قدوس نے ہمارے لئے یہ زمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنائی اور ہماری نشوونما اور بقا کے لئے اس میں سارے سامان رکھ کر ہمیں زیر بار احسان فرمایا۔ قرآن مجید میں مظاہر قدرت کے متعلق ۷۰۰ سے بھی زیادہ آیات ہیں جن میں زمین و آسمان کی تخلیق ان کی تاثیرات۔ سورج و چاند کے علاوہ دیگر کواکب کے ذکر کے علاوہ سمندروں، ہواؤں، چرند پرند، انسانوں کے متعلق بہت سی تفصیلات بیان کر کے ہستی باری تعالیٰ اس کی قدرت و بعض دیگر مسائل کے ثبوت پیش کئے گئے ہیں۔ اگر قرآن مجید خدائے علیم و خبیر کا کلام نہ ہوتا تو نزول قرآن مجید کے وقت مظاہر قدرت بالخصوص زمین و آسمان اور کواکب کے متعلق اس وقت فلاسفروں، ہیئت دانوں بالخصوص یونانی سائنسدانوں کے ان غلط خیالات کی تائید ہوتی جو اس دور میں سند سمجھے جاتے تھے۔ مگر جنہیں موجودہ ترقی یافتہ سائنس نے حتمی طور پر غلط ثابت کر دیا ہے۔ قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے کا یہ بڑا بھاری ثبوت ہے کہ آج اس ترقی یافتہ سائنسی دور میں مختلف علوم و فنون میں جو نئے انکشافات ہوئے ہیں اور جن کی سائنسی طور پر تصدیق ہو چکی ہے۔ ان کی رو سے کوئی حقیقی اعتراض قرآن مجید پر نہیں کیا جا سکتا تو صحیفۂ فطرت کے خالق و مالک نے قرآن مجید نازل کیا ہے۔ لہذا اس میں کوئی ایسی بات درج نہیں ہے۔ جو ثابت شدہ حقیقتوں کے خلاف ہو فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۲۔ نزول قرآن پاک سے قبل یا اس زمانہ میں دنیا کے عقلمندوں کے مظاہر قدرت کے متعلق نظریات کیا تھے۔ پھر بعد میں ان میں کیسی کیسی تبدیلیاں پیدا ہوئیں اور ان نظریات کو کیونکر غلط ثابت کیا گیا۔ یہ بڑا دلچسپ مطالعہ ہے کئی ہزار سالوں تک دنیا کے عقلمند لوگ ہماری اس زمین کو چپٹا ہی سمجھتے رہے اور انہیں اس بات کا بھی یقین تھا کہ ہماری یہ زمین ہی پوری کائنات کا مرکز ہے اور تمام اجرام فلکی مثلاً سورج، چاند اور وہ تمام ستارے جو ہمیں نظر آتے ہیں سب کے سب ہماری زمین کے گرد گھومتے ہیں اور باقی کروڑوں ستاروں کو وہ ساکن مانتے تھے۔ فلکی اجرام کو دیوتا اور دیویاں خیال کرتے تھے اور دنیا کی خوشحالی و بدحالی کو ان ہی دیوی دیوتاؤں کی خوشی و ناخوشی پر محمول کرتے تھے۔ پھر ان ہی خود ساختہ خداؤں کو خوش کرنے کے لئے چڑھاوے چڑھاتے تھے حتیٰ کہ انسانوں کو بھی قربان گاہ پر چڑھانے سے دریغ نہ کرتے تھے۔

حضرت مسیح ناصری نبی اللہ کے ظہور سے کوئی ساڑھے چھ سو سال قبل یونان کے ایک فلسفی نے جن کا نام تھیلیز THALES تھا۔ پہلی بار دنیا کے سامنے زمین کے گول ہونے کا نظریہ پیش کیا۔ البتہ اُن کے بہت سے دیگر خیالات بابل اور مصر کے پرانے فلسفیوں کے نظریات کے مطابق تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہماری یہ زمین سمندر پر تیرتی ہے۔ بہرنوع، قدیم سے جمے ہوئے نظریات میں ترمیم کی ابتداء اس طرح ہوئی۔ تھیلیز ایسا سمجھدار انسان تھا کہ سورج گرہن کے متعلق اس نے یہ نظریہ قائم کیا کہ چاند ہماری زمین اور سورج کے درمیان آتا ہے تو سورج گرہن لگتا ہے؟ ارسطو نے بھی زمین کے گول ہونے کا نظریہ پیش کیا اور دلیل یہ دی کہ ہم اگر شمال یا جنوب کی طرف طویل سفر کریں تو ہمیں نئے نئے ستارے دکھائی دیتے ہیں اور ایسے ستارے جن سے ہم واقف ہیں نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں؟ ثابت ہوا کہ زمین گول ہے!! چاند کے متعلق اس کا خیال تھا کہ وہ روشن گولہ ہے جس کی اپنی ذاتی روشنی ہے۔ (یہ کتنی دل خوش کن بات ہے کہ قرآن مجید نے یہ اعلان کیا کہ سورج تو خود روشن ہے لیکن چاند اپنی ذات میں روشن نہیں ہے وہ تو سورج کی روشنی کو منعکس کرتا ہے۔ سورج کو قرآن نے ضیاء اور چاند کو "نور" (روشنی) قرار دیا۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین)

۲۸۰ سال قبل مسیح، ایک یونانی فلسفی ارسطارقس گزرا ہے جس نے سورج اور چاند کے زمین سے فاصلے معلوم کرنے کی سعی کی۔ لیکن چونکہ موجودہ سائنسی آلات اس وقت موجود نہیں تھے۔ قیاسی طور پر اس نے جو کچھ معلوم کیا وہ تھا تو غلط لیکن اس کی وجہ سے دوسروں کی توجہ اس طرف ضرور پیدا ہو گئی کہ آخر سورج چاند و دیگر سیاروں کا فاصلہ ہماری زمین سے ہے کتنا؟ اس نے ظنی طور پر کہا کہ زمین سے جتنے فاصلہ پر چاند ہے۔ اس سے قریباً ۲۰ گنا فاصلہ پر سورج ہے!! یہ بات تو بالبداہت غلط تھی تاہم اس کی یہ کوشش بڑی قابل قدر تھی ارسطارقس وہ پہلا یونانی فلسفی ہے جس نے یہ کہا کہ زمین اس نظام کا مرکز نہیں ہے بلکہ یہ حیثیت سورج کو حاصل ہے اس نے یہ بھی کہا کہ زمین اپنے محور پر گھومتی ہے اور جب تک زمین سورج کے سامنے رہتی ہے دن [illegible] رہتا ہے جب پھر جاتی ہے تو رات ہو جاتی ہے

اس نے یہ بھی کہا کہ زمین سورج کے گرد بھی گھومتی ہے۔ نہ کہ سورج زمین کے گرد چکر لگاتا ہے اس وقت دنیا کے دوسرے عقلمندوں نے اس کے ان نظریات کو دیوانے کی بڑ قرار دیا۔ لیکن اس کے پونے دو ہزار برس بعد اس کے ان نظریات کو آنے والے عقلمندوں نے قبول کر لیا!!!

۲۴۰ قبل مسیح سکندریہ کے ایک ریاضی دان نے جس کا نام ERATOTHENES تھا اس کو بھی یقین تھا کہ زمین گول ہے۔ اس نے سورج کے عکس کی مدد سے تجربات کر کے زمین کا قطر معلوم کیا اور یہ کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ زمین کا قطر اب بھی تقریباً اس کے معلوم کردہ قطر کے مطابق تسلیم کیا جاتا ہے۔ العجب ثم العجب۔

اس کے بعد ایک شخص بطلیموس پیدا ہوا۔ سکندریہ کے اس ہیئت دان کا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے فلکیات کے متعلق اس وقت تک کی تمام معلومات کو ایک کتاب کی شکل دے دی اور اس میں اپنے تجربات و خیالات بھی تحریر کر دیئے۔ ان کا نظریہ تھا کہ زمین ساکن ہے۔ وہ کہتے تھے کہ اگر زمین گھومتی ہے تو جو پرندے فضا میں اڑتے ہیں وہ اپنے گھونسلوں سے پیچھے کیوں نہیں رہ جاتے؟ اسی طرح اگر فضاء میں کوئی چیز اوپر کی طرف اچھالیں تو اسے گرتے وقت پیچھے رہ جانا چاہیئے کیونکہ زمین گھوم کر اس وقت تک آگے نکل جانی چاہیئے؟ تاریخ بتاتی ہے کہ بطلیموس کے بعض نظریات ۱۵۰۰ سالوں تک تسلیم کئے جاتے رہے۔

تیرھویں صدی میں مذہبی لوگوں نے علم ہیئت کے یونانی نظریات کو حیات نو بخشی اور تمام درسگاہوں میں ارسطو کے نظریات کو قطعی صحیح مان کر پڑھایا جانے لگا۔ حالانکہ سب غلط تھے۔ الا ماشاء اللہ

پولینڈ کے ایک معزز گھرانے میں ایک شخص "کوپرنیکس" نامی ۱۴۷۳ء میں پیدا ہوا۔ اس نے کہا بطلیموس کا نظام نامکمل ہے اور اس میں بہت نقائص بھی ہیں اس کا کہنا تھا کہ نظام شمسی کے تمام سیارے مع ہماری اس زمین کے سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ مذہبی پیشوا اس کے دشمن ہو گئے! اس کے ایک شاگرد نے اپنے استاد کے خیالات پر مشتمل ایک کتاب شائع بھی کی لیکن کلیسا کے مذہبی متعصب دیوانوں نے جن کی آنکھوں پر جہالت اور تعصب کی پٹی بندھی تھی ۱۶۱۶ء میں اس کتاب کا پڑھنا جرم قرار دے دیا اور تقریباً ۲۰۰ دو سو برس تک یہ پابندی قائم رہی۔ پھر ڈنمارک اور جرمنی میں بھی بعض ہیئت دان پیدا ہوئے ان میں سے جرمنی کے کیپلر نے اظہار کیا کہ سورج کے گرد جو سیارے چکر لگاتے ہیں اس کی وجہ کسی مقناطیسی طاقت کی کشش ہے جو سورج میں موجود ہے اُس نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ یہ سیارے سورج کے گرد ایک گولائی میں نہیں گھومتے بلکہ بیضوی مدار میں گھومتے ہیں۔ کشش و جذب کے اسی قانون سے۔ جسے کیپلر نے معلوم کیا تھا۔ نیوٹن نے اپنے وقت میں فائدہ اٹھایا اور زیادہ تفصیل سے اس پر روشنی ڈالی۔

"گیلیلیو" جس کا زمانہ ۱۵۶۴-۱۶۴۲ء ہے اس کے متعلق لکھا ہے دوران تعلیم جب وہ ارسطو کے بنائے ہوئے اصولوں پر کلاس روم میں اعتراض کرتا تھا تو اس کے اساتذہ بہت برا مناتے تھے اور بالعموم اسے کلاس روم سے باہر نکال دیا جاتا تھا۔ استادوں کے اسی رویہ کی وجہ سے گیلیلیو کو تعلیم ترک کرنا پڑی۔ لیکن اس نے ذاتی مطالعہ جاری رکھا اور بالآخر وہ "دوربین" ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گیا اور دنیا کو اس کے دوربینی مشاہدات نے محو حیرت کر دیا۔ جب "گیلیلیو" نے اپنی دوربین کا رخ آسمان کی طرف کیا تو اس کے مشاہدے نے علم ہیئت کے نئے در کھول دیئے اس نے تمام نظریات کی غلطیاں اپنی طاقتور دوربین کے ذریعہ جو اشیاء کو ۳۰ گنا بڑھا کر دکھاتی تھی واضح کر دیں۔ "گیلیلیو" نے پہلی بار دنیا کے سامنے یہ اصول پیش کیا کہ تمام چیزیں خواہ وہ وزنی ہوں یا ہلکی جب فضا سے زمین کی طرف گرائی جائیں تو ایک ہی رفتار سے گرتی ہیں البتہ جو چیزیں ہلکے وزن کی ہوتی ہیں ہوا کی رکاوٹ کی وجہ سے ان کی رفتار میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اس طرح گیلیلیو نے ارسطو کے نظریہ کی مخالفت کی۔ ارسطو کا یہ قول بھی تھا کہ چاند گول اور مسطح ہے اور اپنی ذات میں روشنی کا منبع ہے؟ لیکن "گیلیلیو" نے جب اپنی دوربین سے چاند کا مشاہدہ کیا تو دنیا کو بتایا کہ چاند میں تو غاریں ہیں اور پہاڑ بھی ہیں اور خود چاند روشن بھی نہیں ہے وہ تو اس وقت روشن نظر آتا ہے جب تک سورج کی روشنی اس پر پڑتی ہے۔ چاند بھی اس روشنی کو منعکس کرتا ہے اس نے اعلان کیا کہ آؤ اور میری دوربین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے خود دیکھو کہ جو کچھ میں کہتا ہوں سچ ہے کہ نہیں۔ قدیم یونانیوں کے اس خیال کو بھی گیلیلیو نے رد کیا کہ ہمارا کہکشاں اصل میں وہ بادل ہے جو سمندر سے اٹھتا ہے یا یہ زمین کے ذرات وغیرہ کی کثافت ہے جو آسمان پر جا کر جمع ہو گئی ہے؟ گیلیلیو نے کہا آؤ میں تمہیں اپنی دوربین سے مشاہدہ کرواؤں کہ یہ کہکشاں تو لاتعداد ستاروں پر مشتمل ہے جو ایک دوسرے سے بہت فاصلہ پر ہیں۔ لیکن زمین سے دوری کی وجہ سے ہمیں باہم نزدیک نظر آتے ہیں۔ جب گیلیلیو کے یہ نظریات یورپ کی سرزمین پر پھیلے تو بڑا حیرتناک ہلکہ مچ گیا۔ ؏

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

مذہبی جنونیوں نے جو جہالت و تعصب کے پتلے تھے یہ کہہ کر کہ یہ ہمارے دینی اعتقاد کے خلاف کہتا ہے جو کفر ہے گیلیلیو کی کتاب ضبط کر لی اور ۷۰ سالہ بے چارہ گیلیلیو مذہبی تنگ نظر عدالت میں بلایا گیا اور جبراً اس سے یہ عہد لیا گیا کہ وہ آئندہ یہ کہنے سے توبہ کرے کہ زمین اور دیگر سیارے سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ دنیا کے فرزندوں نے جس طرح خداوند تعالےٰ کے فرستادوں کو جو روحانی زندگی دینے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں قبول نہ کیا بلکہ ہر طرح ان کی مخالفت کی انہیں ہر طرح کی اذیت پہنچائی اسی طرح صحیفۂ فطرت کا مطالعہ کرنے والوں کی بعض مبنی برحقیقت باتوں کی مخالف مذہب کو بنیاد بنا کر کی گئی ان کا تصور صرف یہ تھا کہ وہ مروجہ مگر غلط باتوں کی تردید کرتے تھے گو اپنی باتوں کو عقل کے پیمانہ پر پرکھنے کی دعوت بھی دیتے تھے۔ یہ سچی بات ہے کہ ہر زمانہ میں مذہبی متعصب دیرانے پیشواؤں نے عالم انسانیت کو بہت مادی و روحانی نقصان پہنچایا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ عجیب تصرف الٰہی ہے کہ جس سال گیلیلیو اس دنیا سے عالم بالا کی طرف کوچ کر گیا اسی سال ایک شخص اس عالم سے ہماری اس دنیا میں وارد ہوا جس کا نام اسحٰق نیوٹن تھا اس عظیم ریاضی دان کے متعلق لکھا ہے کہ یہ مفلسی اور غربت کا شکار رہا لیکن تھا بڑا باہمت انسان اس نے نامساعد حالات کا بڑی جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ اپنی تعلیم جاری رکھی، محنت صبر عزم اور خداداد قابلیت کے نتیجہ میں بالآخر ٹرینٹی کالج کیمبرج میں صدر شعبہ ریاضی کی قابل فخر حیثیت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے درخت سے سیب زمین پر گرتے دیکھ کر غور کیا کہ وجہ کیا ہے کہ چیزیں زمین پر ہی گرتی ہیں؟ درخت کا سیب اوپر کی طرف کیوں نہیں جاتا؟؟؟ اس غور و خوض کے بعد اس نے یہ راز معلوم کر لیا کہ زمین میں بھی قوت کشش ہے اور ممکن ہے اسی کشش سے زمین چاند کو بھی اپنی طرف اور چاند زمین کو اپنی طرف کھینچتا ہو؟ نیوٹن نے بڑے غور و فکر کے بعد قانون تجاذب دریافت کیا۔ اس نے حساب کی رو سے معلوم کیا کہ مختلف اجسام فلکی ایک دوسرے کو کتنی طاقت سے کھینچتے ہیں؟۔ نیوٹن کا زمانہ ۱۷۲۷ء، ۱۶۴۲ء ہے!!!

البرٹ آئن سٹائن وہ عظیم شخص ہے جس نے ۲۶ برس کی عمر میں ۱۹۰۵ء میں سائنس دانوں کی الجھنوں کو دور کیا نیوٹن جو ۱۷۲۷ء میں فوت ہوا یہ تو جان گیا تھا کہ حرکت ایک نسبتی شے ہے۔ جب تک کسی دوسری ساکن چیز کا سہارا نہ لیں ہمیں متحرک شے بھی ساکن نظر آتی ہے (ہم آج کل یہ تجربہ کرتے ہیں کہ مثلاً ایک پلیٹ فارم پر قریب قریب الگ الگ لائنوں پر اگر دو گاڑیاں کھڑی ہوں اور ہم جس گاڑی میں بیٹھے ہوں گو وہ ساکن ہو اور دوسری چل پڑے تو پتہ نہیں چلتا کہ کون سی گاڑی ساکن اور کون سی متحرک ہے؟ ہاں اگر باہر نظر اٹھا کر اگر کسی کھمبے یا درخت یا کسی اور ساکن ٹھوس چیز کی طرف نظر جمائے رکھیں تو پھر پتہ چلتا ہے کہ ہماری گاڑی تو ساکن ہے لیکن دوسری متحرک ہے) نیوٹن جب آسمانی گولوں یعنی ستاروں کی گردش پر غور کرتا تو لکھا ہے کہ بہت پریشان ہو جاتا تھا۔ اس نے سوچا کہ "ان ستاروں سے اوپر گردوں میں یقیناً" کوئی ساکن چیز بھی ہو گی؟ لیکن وہ عمر بھر اس بات کو ثابت نہ کر سکا نیوٹن کے مرنے کے تقریباً دو تین سو سال بعد تک اس کے نظریات کو کوئی غلط ثابت نہ کر سکا اور اس کے نظریات کی حکومت قائم رہی۔ جب سائنس دانوں نے روشنی کی ماہیت پر غور کیا، تو انہوں نے سوچا کہ جس طرح سمندر میں جہاز پانی کی مدد سے چلتے ہیں اسی طرح آواز ہوا یا لہروں پر دوڑتی ہے۔ بھلا روشنی بلا واسطہ کیونکر سفر کر سکتی ہے؟ سورج جو ہماری اس زمین سے ۹ کروڑ تیس لاکھ میل کے فاصلہ پر ہے اس کی روشنی ہم تک روزانہ ہی پہنچتی ہے اس کا واسطہ کون سا ہے؟ تب سائنس دانوں نے فرضی طور پر اس واسطے کا نام "ایتھر" رکھا اور سمجھا کہ یہ ایتھر تمام خلاء میں پھیلی ہوئی ہے اور اسی کے واسطہ سے روشنی ہم تک راہ پاتی ہے۔

آئن سٹائن نے اس خیال کو رد کر دیا کہ کائنات کسی گیند کی طرح ساکن ہے اس نے کہا کہ نہ صرف زمین کی گردش کا روشنی کی رفتار پر کوئی اثر نہیں پڑتا بلکہ روشنی کی رفتار پر، سورج، چاند، ستاروں، شہابوں، دم دار ستاروں غرضیکہ کسی بھی جسم کا کوئی اثر نہیں پڑتا وہ تو بے قید اپنی مقررہ رفتار سے جو قانون قدرت نے اس کی مقرر کر رکھی ہے سفر کرتی ہے اس نے یہ اعلان بھی کیا کہ تمام قسم کے نظاموں پر قدرت کے قوانین یکساں طور پر جاری ہیں۔ یہ وہ نظریہ تھا جس نے ان تمام پرانے خیالات کو جو اس کے خلاف تھے جڑ سے اکھیڑ دیا اور سائنس دانوں کو یقین دلا دیا کہ پورے عالم میں کوئی چیز بھی ساکن نہیں ہے۔ اور ہر چیز چھوٹی ہو یا بڑی وظیفۂ قدرت ادا کرنے پر مجبور ہے اور اپنے مقررہ راستہ پر ہر دم دوڑے چلی جا رہی ہے۔ یعنی

؏ سکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں۔

اس نے کہا البتہ یہ سچ ہے کہ اس گردش کو ایک دوسرے کی نسبت سے ہی بیان کیا جا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی اس لامحدود خلا میں نہ کوئی سمت ہے نہ کوئی خط نسبت۔ چونکہ روشنی کی رفتار پوری کائنات میں یکساں ہے اس لئے روشنی کی مدد سے کسی نظام کی رفتار معلوم نہیں کی جا سکتی؟ اسے آئن سٹائن کا نظریہ مکان یا نظریہ کائنات کہتے ہیں۔ اس نے نظریہ زمان بھی بیان کیا ہے وہ کہتا ہے "ہر شخص اپنی زندگی کے واقعات کو جس سلسلہ میں پیش کر سکتا ہے اس کی اساس "وقت" ہے۔ اس کی نظر میں جو واقعات پہلے پیش آئے انہیں وہ اوپر جگہ دے دیتا ہے اور بعد میں رونما ہونے والے واقعات کو وہ نیچے جگہ دیتا ہے۔ گویا وقت ہر شخص کے لئے ایک انفرادی مفہوم رکھتا ہے۔ وہ اسے اپنے نقطۂ نظر سے شمار کرتا ہے۔ اسے ہم یوں بھی بیان کر سکتے ہیں کہ تمام واقعات کو چند اعداد کی مدد سے پیش کریں۔ جو واقعہ بعد میں رونما ہوا اسے ذرا بڑے ہندسے سے ظاہر کریں اور جو پہلے پیش آیا اسے چھوٹے ہندسے سے ظاہر کریں۔ اس تعلق کو ایک گھڑی کی مدد سے بھی ظاہر کیا جا سکتا ہے لہٰذا ہمارے لئے گھڑی سبقت و تاخیر کا وہی مفہوم رکھتی ہے جو ہندسے رکھتے ہیں!!

(تمت کلامہ)

گویا آئن سٹائن کے نزدیک وقت کا مفہوم مختلف تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ نظریہ اضافت کو سمجھنے کے لئے ہمیں وقت کے صحیح مفہوم کو سمجھنا ہو گا۔ مثلاً اگر آنکھ میں صحیح صلاحیت نہ ہو تو وہ کسی بھی رنگ کو نہیں دیکھ سکتی۔ اسی طرح "وقت" چاہے وہ ایک لمحہ ہو، ایک گھنٹہ ہو یا ایک دن ہو اسے بھی اس وقت تک شناخت نہیں کیا جا سکتا جب تک اس سے کوئی اہم واقعہ وابستہ نہ ہو؟ جیسے پوری کائنات اجسام سے پر ہے (کثیف یا لطیف وغیرہ) بعینہٖ وقت کی تختی پر بھی لاتعداد واقعات کندہ ہیں؟

وقت کا مفہوم

ہم گھڑیوں یا کیلنڈر کی مدد سے زندگی کے واقعات شمار کرتے ہیں اور یاد بھی رکھتے ہیں لیکن یہ سب صرف ہمارے نظام شمسی کے لئے کارآمد ہیں یہ تو سورج کے ظاہری طلوع و غروب کا کرشمہ ہے لیکن اگر ہم کسی اور سیارے پر جا سکیں تو وقت کا یہ مفہوم یقیناً بدل جائے گا۔ تفکرو

آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت سے یہ معلوم ہوا کہ ہمیں کسی نہ کسی نظام کا سہارا لینا لازمی ہے اگر ایسا سہارا نہ لیا جائے تو وقت کا وقفہ بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔ ماضی، حال، مستقبل کی اصطلاحات بھی بے معنی ہو کر رہ جائیں گی۔ یہ سب اصطلاحیں کسی نسبت کے ساتھ ہی آ سکتی ہیں ورنہ بے حیثیت ہیں۔ (اسی لئے قرآن مجید میں علم الٰہی کے لئے ماضی و مستقبل استعمال نہیں ہوا اس کے لئے تو سب حال ہی حال ہے چاہے اربوں ارب سال پہلے کے واقعات ہوں یا اربوں ارب سال بعد کے)

دلچسپ مثال

فرض کریں کہ ایک روشن ستارہ ہماری زمین سے ۱۰ نوری سال کی مسافت پر ہے اور ہم جانتے ہیں کہ ایک نوری سال سے وہ فاصلہ مراد ہے جو روشنی اپنی مقررہ رفتار یعنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ سے ایک سال میں طے کرتی ہے، اب اگر ہم اسی رفتار سے اس ستارہ پر کوئی پیغام بھیجیں تو اس پیغام کو وہاں پہنچنے تک دس سال لگ جائیں گے۔ اسی طرح اگر وہاں سے جواب آئے تو اسے بھی دس برس کا عرصہ یہاں پہنچنے تک درکار ہو گا۔ اب آج اس وقت جب ہم اس ستارے پر نظر کریں تو ہم یہی کہیں گے کہ وہ اس وقت چمک رہا ہے۔ لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت اس کے برعکس ہے۔ کیوں کہ آج سے ٹھیک دس برس قبل جو روشنی کی شعاعیں اس سے پھوٹی تھیں وہ آج زمین پر پہنچ رہی ہیں؟ آپ خیال فرمائیں کہ ہم تو دس برس کی ماضی کو حال سمجھ رہے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ آج اس ستارے سے روشنی واپس لے لے یا اسے معدوم کر دے تب بھی ہمیں وہ آئندہ دس سالوں تک اسی طرح چمکتا ہوا نظر آئے گا۔ کیونکہ جو شعاعیں اس سے پھوٹ کر نکل چکیں وہ تو بہر نوع ہم تک پہنچتی رہیں گی۔ وقت کے اس صحیح مفہوم کا مطلب یہ ہے کہ ہم جسے "اب" یا "موجودہ" سے تعبیر کرتے ہیں وہ ہماری اس ساری کائنات پر حاوی نہیں ہے؟ آئن سٹائین نے یہ بات سمجھائی کہ اگر کسی نظام میں نسبت نہیں ہے تو وہاں پر واقعات کو ایک ساتھ شمار نہیں کیا جا سکتا۔ فافہم !!!

آئن سٹائن نے یہ بھی بتایا کہ روشنی کی رفتار تو مستقل رہتی ہے لیکن "وقت" اور فاصلے بدلتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت

قرآن فرماتا ہے "اللہ" اکبر" ہے "اعظم" ہے "اعلیٰ" ہے "احسن الخالقین" ہے۔ آئیے اس کی تخلیق پر غور کر کے اس کی عظمت و جبروت کا کچھ اندازہ لگائیں گے۔ اندازہ بھی ایسا ہے کہ جس طرح ایک ناپیدا کنار ریگستان کا اندازہ ریت کے ایک ذرے سے لگایا جائے۔ ہمارا یہ آفتاب جو ایک ستارہ ہے اس کا فاصلہ ہم سے ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل ہے۔ ہم تو اسے بڑا فاصلہ خیال کرتے ہیں لیکن کائنات خداوندی میں اس فاصلہ کی کوئی اہمیت نہیں ہے سائنسدان کہتے ہیں کہ بہت سے ستارے ہمارے اس سورج سے ہزاروں گنا بڑے ہیں۔ سورج کا قطر ۸ لاکھ ۶۴ ہزار میل سمجھا جاتا ہے جس کا مطلب ہے کہ ہماری اس زمین جیسی ۱۰۹ زمینیں سورج میں سما سکتی ہیں۔ بعض ستاروں کا قطر آفتاب کے مقابلہ میں تین ہزار گنا ہے۔ سورج کی روشنی زمین تک پہنچنے میں ۸½ منٹ لگاتی ہے۔ سورج کے بعد جو ستارہ زمین سے قریب ترین ہے اس کا نام "ایلپا قنطوری" ہے اس کی روشنی کو زمین تک پہنچنے میں ۴½ سال کا عرصہ لگ جاتا ہے پھر اس کے بعد ایسے ستارے بھی ہیں جن کی روشنی زمین تک پہنچنے میں کئی ارب سال لگتے ہیں!!!

اللہ اکبر۔

(باقی)

تبرکات از "الفاخ قدسیہ"

تقویٰ کی ضرورت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ اپنی ۲۵ دسمبر ۱۸۹۷ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر میں فرماتے ہیں:۔

"اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل ۱۲۹)

ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی روبہ دنیا تھے۔ ان تمام آفات سے نجات پا دیں۔

آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے۔ خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جائے۔ بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔" (الفاخ قدسیہ ص۱)

(فائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجھے پیار کیوں ہے، اُن سے جنہیں نفرتیں ہیں مجھ سے

مرے دل کا حال یارو نہ کبھی کسی سے پوچھو
کسی اور کو خبر کیا یہ فقط مجھی سے پوچھو

سرِ شاخ کیوں چمن میں وہ چٹک کے مسکرائی
کوئی پھول کیا بتائے یہ اُسی کلی سے پوچھو

وہ جو قادیاں میں آیا وہ ہے کیا پیام لایا
یہ سوال میرے پیارو کسی احمدی سے پوچھو

سبھی جس کے منتظر تھے وہ امام آچکا ہے
جو ہو شک تو خود خدا سے کبھی عاجزی سے پوچھو

مجھے پیار کیوں ہے اُن سے جنہیں نفرتیں ہیں مجھ سے
یہ عجیب داستاں ہے، اِسے میرے جی سے پوچھو

ہے مزا جو گالیوں میں کوئی اور کیا بتائے
وہ جو کھا رہا ہے ہر دم، یہ مزا اُسی سے پوچھو

مرا دین میرا ایماں مرا کلمۂ شہادت
جو ہو پوچھنا تو بے شک، بڑی خوش دلی سے پوچھو

یہ پتے کی چند باتیں مرے لب پہ آگئی ہیں
کوئی اور بات ہو تو، وہ بھی تم خوشی سے پوچھو

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

"جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو"

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"تمہیں کوشش کرنا چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہ آسکو تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آجائے اور اگر درمیان میں بھی شامل نہ ہو سکو تو اس کے بعد جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو اور کم سے کم تم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت بنو۔"

وہ مجاہدین تحریک جدید جنہوں نے تا حال سال رواں کا وعدہ نہیں لکھوایا وہ حضور رضی اللہ کے اس ارشاد کے پیش نظر جلد از جلد وعدہ لکھوائیں اور جلد ادائیگی فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل)

تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک

اس سال میٹرک سے فارغ ہونے والی طالبات کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام تربیتی کلاس منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔

یہ تربیتی کلاس مؤرخہ ۱۳ اپریل بروز جمعہ تا ۲۶ اپریل جاری رہے گی۔ جملہ لجنات کی عہدیدار ممبرات دعاؤں اور کوشش سے کام لے کر اپنی اپنی لجنہ سے طالبات کو مرکز میں بھجوائیں۔

(لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصین جماعت کا اپنے امام کے ساتھ عہد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اب وقت آگیا ہے کہ ہر شخص اقرار کرے کہ آئندہ وہ اس کی پابندی کریگا۔ اور اپنی بیٹی۔ اپنی بہن۔ اپنی بیوی اور اپنی ماں کو وہ حصہ دیگا جو شریعت نے انہیں دیا ہے اور اگر وہ اس کی پابندی کرنے کے لئے تیار نہیں تو وہ ہم سے الگ ہو جائے ..... میں جماعت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ میں سے جو لوگ اس مسئلہ پر آئندہ عمل کرنے کے لئے تیار ہوں وہ کھڑے ہو جائیں (اس پر تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر لبیک لبیک کہتے ہوئے اس کا اقرار کیا اور اس کے بعد حضور نے فرمایا) دیکھو آج تم میں سے ہر شخص نے یہ اقرار کیا ہے کہ وہ دکھوں اور تکالیف کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی مرضی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے احیاء کے لئے طوعاً بغیر کسی جبر اور اکراہ کے اس امر کے لئے تیار ہو کہ وہ اپنی جائیداد سے اپنی لڑکیوں اور دوسری رشتہ دار عورتوں کو وہ حصہ دے گا جو خدا اور اس کے رسول نے مقرر کیا ہے۔ پس اس وقت چونکہ بحیثیت جماعت آپ لوگوں نے عمل کا اقرار کیا ہے اس لئے یاد رکھیں کہ آئندہ اگر کوئی شخص اس پر عمل نہیں کرے گا تو اس سے قطع تعلق کا حکم دیا جائے گا یا کوئی اور سزا دی جائے گی جو ہمارے امکان میں ہے۔ اور اگر وہ سزا برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوا تو اسے جماعت سے الگ کر دیا جائے گا۔" (انقلاب حقیقی ص۱۲۴ و ص۱۲۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی آواز پر جن احباب نے کھڑے ہو کر خلوص دل کے ساتھ لبیک لبیک کا عہد کیا تھا ان میں سے کئی احباب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہونگے ان کی صالح اولادیں موجود ہونگی۔ اس اعلان کے ذریعہ یہ عہد انہیں یاد دلایا جا رہا ہے۔ امراء کرام صدران جماعت اور مربی صاحبان نگرانی کریں کہ آیا اس عہد پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اس بارے میں تفصیلی رپورٹ نظارت ہذا میں ارسال کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد دربارہ زکوٰۃ

"اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں جو ان پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہو تو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ اس وقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بے کس کوئی بھی نہیں اور زکوٰۃ نہ دینے میں جس قدر تہدید شرع وارد ہے وہ بھی ظاہر ہے اور عنقریب ہے جو منکر زکوٰۃ کافر ہو جائے۔ پس فرض عین ہے جو اسی راہ میں اعانت اسلام میں زکوٰۃ دی جاوے۔" (نشان آسمانی ص۴۹)

حضور اقدس کا یہ ارشاد کسی وضاحت و تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ پس صاحب نصاب احباب و خواتین سے گزارش کی جاتی ہے کہ ان پر جس قدر زکوٰۃ واجب الادا ہو۔ اس کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں مزید برکت دے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ

سال اطفال و ناصرات کے سالانہ مقالے کا عنوان یہ ہے۔ اس کے لئے

ذیلی عناوین

ولادت۔ نام و نسب۔ ابتدائی حالات۔ قبول اسلام۔ اسلام کی خاطر مصائب برداشت کرنا۔ غزوات میں شمولیت۔ شہادت۔ فضائل و کمالات۔ اخلاق و عادات۔ تعلق باللہ حبِ رسول۔ انفاق فی سبیل اللہ۔ اولاد۔

امدادی کتب

قرآن و حدیث کے علاوہ

۱۔ اردو ادارہ معارف اسلامیہ جلد نمبر ۱۲
۲۔ روشن ستارے حصہ دوم مؤلف مولانا غلام باری صاحب سیف
۳۔ سیر الصحابہ جلد دوم (حصہ مہاجرین) مولانا سعید انصاری صاحب
۴۔ حیات الصحابہ جلد اول۔ مؤلف مولانا محمد یوسف کاندھلوی
۵۔ رحمتِ دارین کے سو شیدائی۔ مؤلف۔ طالب الہاشمی

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

"ناروے" (صفحہ اول سے آگے)

جب مطلوبہ لٹریچر مہیا کیا گیا تو انہوں نے دینیات کی استانی سے مشورہ لیا۔ تو استانی نے بے حد مسرت کا اظہار کیا اور لٹریچر کو نصاب میں شامل کر لیا۔ باوجود اس کے کہ وہ کٹر عیسائی ہیں۔ چنانچہ وہ لٹریچر مندرجہ ذیل کتب پر مشتمل تھا۔

(۱) "اسلامی اصول کی فلاسفی" (انگریزی)
(۲) "آنحضرتؐ کے متعلق بائبل کی پیشگوئیاں"
(۳) "کشمیر میں حضرت مسیحؑ کی وفات"
(۴) "تعارف اسلام و احمدیت" اور
(۵) "اسلام میں عورت کا مقام"
(۶) "احمدیت کیا ہے"

یہ سب نارویجن زبان میں تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد سارے یورپ اور دیگر ممالک کو اسلام کے نور سے منور کرے۔ آمین۔

(وکالت تبشیر)

تصحیح

الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۸۴ء میں صفحہ ۳ پر شائع ہونے والے مضمون کا عنوان غلط چھپ گیا ہے۔ غلط عنوان یہ ہے:۔
"معرفت خداوندی کے حصول کے طریق"
صحیح عنوان مندرجہ ذیل ہے:۔
"معرفت خداوندی کے حصول کے طریق"
احباب تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم عبدالسلام صاحب اعوان بعارضہ قلب بیمار ہیں اور فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ جملہ احباب سے والد صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مدثر احمد اعوان دارالصدر غربی ربوہ)

مرکزی تربیتی کلاس میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس اطفال ۱۳ اپریل ۱۹۸۴ء مثالی وقار عمل منائیں اور اس کی رپورٹ جلد مرکز کو بھجوائیں

(سیکرٹری وقار عمل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوٹو گرافی کے شائقین کیلئے

نادر موقع

بیرونجات سے ربوہ تشریف لانے والے احباب کی راہ نمائی کے لئے ایک معیاری رنگین راہ نما نقشہ فولڈر کی شکل میں طبع کرانے کا منصوبہ زیر غور ہے جسے شہر کے تعارف کے علاوہ دلکش عمارات اور قدرتی مناظر کی رنگین تصاویر سے دیدہ زیب بنایا جائے گا۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل موضوعات پر رنگین تصاویر درکار ہیں۔

۱۔ ربوہ کی مساجد ۲۔ دفاتر اور دیگر عمارات
۳۔ ربوہ شہر کا کسی نزدیکی پہاڑی سے منظر
۴۔ اجتماعات ۵۔ ملحقہ پہاڑیوں کا قدرتی منظر
۶۔ ایسی تصاویر جن کا ربوہ شہر سے تعلق ہو۔

شوقیہ اور پروفیشنل فوٹو گرافروں کے لئے اپنے فن کا یہ نادر موقع ہے اگر حصہ لینے والوں کی تعداد حوصلہ افزا ہو تو مقابلہ میں آنے والی تصاویر کی ایک نمائش بھی کی جاسکے گی۔ جس کے انعقاد کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

جن تصاویر کو فولڈر میں شامل کرنے کے لئے منتخب کیا جائے گا۔ ان کے نیچے فوٹو گرافر کا نام شکریہ کے ساتھ درج کیا جائے گا۔ مندرجہ بالا موضوعات پر کارڈ سائز کی تصاویر ۱۵ اپریل ۱۹۸۴ء کے دن یا اس سے قبل زیر دستخطی کے پاس مخزن تصاویر مرکزیہ تحریک جدید میں جمع کرادیں۔ جن تصاویر کو منتخب کیا جائے گا ان کے نیگٹو بھی مخزن ہذا میں جمع کروانے ہوں گے۔

خدا تعالیٰ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(انچارج مخزن تصاویر مرکزیہ)

ولادت

۔ مکرم ناصر احمد صاحب محمود ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول بوسیرالیون کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۷ مارچ ۱۹۸۴ء پہلی بچی سے نوازا ہے۔ نومولودہ خاکسار کی پوتی اور برادرم بشارت احمد صاحب ٹھیکیدار بھٹہ دارالیمن غربی ربوہ کی نواسی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "عالیہ محمود" تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ بچی کو نیک بخت بنائے، عمر اور صحت دے۔ آمین۔

(محمد اسمٰعیل اسلم۔ صدر محلہ دارالیمن غربی ربوہ)

۔ مکرم ساجد احمد صاحب آف سیرالیون کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ مارچ بروز جمعرات بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام "قرۃ العین" رکھا گیا ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ بچی کو والدین اور جماعت کے لئے واقعی قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۔ خاکسار کے بڑے بھائی سید عابد حسین شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۴ مارچ ۱۹۸۴ء کو کیلے فورنیا امریکہ میں پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "عرفان شہزاد" تجویز کیا گیا ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت کی خدمت میں عزیز نومولود کے خادم دین اور نیک بخت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید زاہد ارشد شاہ
مینجر احمد اینڈ کورالس فیکٹری ربوہ)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

جماعتی عہدیداروں کی ذمہ داری

الفضل تمام جماعتی اداروں کا واحد مشترکہ پرچہ ہے۔ اس لئے ہر ذیلی تنظیم اور جماعتی تنظیم پر اس کی اشاعت بڑھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں ہر عہدیدار کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچانے کے کٹھن کام میں ادارہ الفضل کی مدد کریں۔ آپ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہوسکتا۔ اللہ آپ کو جزاء دے اور اپنے امام وقت کی خوشی کے وارث ہوں۔ آمین (مینجر الفضل)

تقریب شادی

۔ میرے بیٹے عزیزم عزیز الحق رامہ ابن میاں عبد الحق رامہ مرحوم (سابق ناظر بیت المال) کی شادی بہمراہ عزیزہ سعدیہ قادر بنت چوہدری عبد القادر صاحب مورخہ ۹ مارچ بروز جمعۃ المبارک عمل میں آئی۔ دونوں کا نکاح محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے ۱۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر اسی روز پڑھا اور دعا کرائی۔ اگلے روز دوپہر خاکسار کی رہائش گاہ واقع دارالرحمت شرقی میں دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی اور دعا کروائی۔ اس موقع پر خاندان حضرت اقدس کے بعض احباب اور دیگر افراد نے شرکت فرمائی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

(رشیدہ بیگم اہلیہ میاں عبد الحق صاحب رامہ مرحوم)

۔ میرے بیٹے عزیز غلام احمد کے نکاح بہمراہ عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد یعقوب صاحب ریٹائرڈ ایس۔ ڈی۔ او محلہ دارالصدر شمالی ربوہ کا اعلان مبلغ دس ہزار روپے (۱۰۰۰۰/-) حق مہر پر مکرم مولوی محمد احمد صاحب فاضل نے مورخہ ۱۲ مارچ ۸۴ء بعد نماز عشاء مسجد لطیف دارالصدر غربی میں کیا اور نکاح کے بابرکت اور مثمر بثمرات ہونے کی دعا کرائی۔

۱۳ مارچ کو مکرم محمد یعقوب صاحب کے مکان واقعہ دارالصدر شمالی پر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور مکرم عبد السلام صاحب بھٹی نے دعا کرائی۔ ۱۴ مارچ کو خاکسار نے اپنے مکان واقعہ محلہ طاہر آباد ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بکثرت احباب نے شامل ہوکر دعاؤں سے نوازا۔

قارئین کرام سے اس رشتہ کے جانبین اور سلسلہ کے لئے باعث خیر و برکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کی درخواست دعا ہے۔

(محمد احمد فیض۔ معلم وقف جدید محلہ طاہر آباد ربوہ)

ضروری اعلان بسلسلہ تعلیمی نصاب

دوسری سہ ماہی کے تعلیمی نصاب میں سورۃ اللہب کی کتابت میں متعدد غلطیاں ہیں۔ تمام ممبرات قرآن کریم سے دیکھ کر درست کرلیں۔ نیز صفحہ ۷ سطر ۹ میں لفظ انعام کی بجائے ایمان لکھا گیا ہے۔ اس کی بھی تصحیح فرمالیں۔ سورۃ قرآن مجید سے یاد کریں۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان یکم مئی ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔ (سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت کے خلاف تبلیغی جہاد کا آغاز کریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری ارشاد

"آپ کا سر صلیب کے پیروکار ہیں اس لحاظ سے صلیب کو توڑنے اور نوع انسان کو جہنم میں لے جانے والے اس باطل عقیدہ سے بچانا آپ کی ذمہ داری ہے اور نسل انسانی کو خدائے واحد کی عبادت اور پرستش کے سیدھے راستہ پر چلانا آپ کا فرض ہے اپنے اس فرض کی ادائیگی کے لئے اور اپنی اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کوشش کریں اور اپنے جسم اور اپنے ذہن کی تمام قوتوں کے ساتھ عیسائیت کے خلاف اس تبلیغی جہاد کا آغاز کریں۔"

(ماہنامہ تحریک جدید فروری ۱۹۸۴ء)

انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز اس سلسلہ میں آپ کا ممد و معاون ثابت ہوگا خود پڑھئے غیر مذاہب والوں کو پڑھنے کے لئے دیں۔ سالانہ چندہ ۵۰ روپے براہ راست بھیجئے۔

مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز ربوہ ضلع جھنگ

ہماری امانت آپ کے پاس

اگر آپ کے ذہن میں ٹینٹ سروس کے بارہ میں کوئی بہترین تجویز ہے تو وہ ہماری امانت ہے۔ ہمیں پہنچا کر مشکور فرمائیں۔

شاہ جی ٹینٹ سروس اینڈ ٹریڈرز اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ ربوہ

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اہل قلم حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر ایک مفصل کتاب لکھوانا مقصود ہے۔ یہ کتاب سیرت کے علاوہ جماعت کے پیغام کا تعارف، جماعت کی تعلیم اور جماعت کے مقاصد پر مشتمل ہوگی۔ یہ کتاب اردو، انگریزی، فرنچ، ہاؤسا اور انڈونیشین زبان میں شائع ہوگی۔ ان زبانوں میں الگ الگ مسودات کا آپس میں مقابلہ کر کے بہترین مسودہ کا انتخاب کیا جائے گا۔ مسودہ ایک یا ایک سے زائد مصنفین کی طرف سے پیش کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ انداز تحریر ایک ہی مصنف کا ہو۔ جن حضرات کا مسودہ اشاعت کے لئے منتخب کیا جائے گا انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خاص تقریب میں اپنے دست مبارک سے انعام عطا فرمائیں گے۔ حصہ لینے والے احباب وکالت تصنیف کو مطلع فرمائیں۔

مسودات پیش کرنے کی تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء ہے مسودہ اندازاً تین صد صفحات پر مشتمل ہوگا۔ مصنفین ہر باب مکمل کرنے کے بعد مسودہ مشورہ کی غرض سے وکالت تصنیف کو بھجواتے رہیں۔

(وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ)

تقریب نکاح

عزیزم نصیب احمد انور ولد محمد شفیع انور کا نکاح عزیزی نصرت پروین بنت محمد شفیع صاحب فیصل آباد محلہ شریف پورہ سے مبلغ دس ہزار روپے (۱۰،۰۰۰/-) حق مہر پر مکرم محترم سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ نے پڑھایا۔

دوستوں سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے اس نکاح کو بابرکت کرے۔

(محمد شفیع انور ربوہ)

ضروری اطلاع

نیو قائد روڈ رنرز کی ایرکنڈیشنڈ کوچ کا افتتاح سرگودھا سے ہوگیا ہے جو احباب راولپنڈی جانے کے خواہشمند ہوں وہ ایک روز قبل اپنی بکنگ کروانے کے لئے رجوع فرمائیں۔

سرگودھا سے روانگی صبح ۵½، ۷½، ۹½ اور شام ۵ بجے۔ کارگو سروس کا بھی انتظام ہے۔

المصور ایجنسی گولبازار ربوہ
فون 555 ج م

کتابوں اور کاپیوں کی خریداری پر انعامات

ہم امتحان میں کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کتابوں اور کاپیوں کی خریداری پر انعام پیش کرتے ہیں!

۲۵ روپے کی کتابیں اور کاپیاں خریدنے پر = ایک عدد بال پوائنٹ
۵۰ " " " " " = ایک عدد پین
۱۰۰ " " " " " = ایک عدد پیکٹ ٹافی چھوٹا
۱۵۰ " " " " " = ایک ٹوتھ پیسٹ جیسی اور بھگاز رومال
۲۰۰ " " " اور اس سے زائد پر = ایک عدد سینٹ تیل لپ اور بے بی ٹیوا

انیسہ جنرل سٹور
الکیمسٹ گلی گولبازار ربوہ
پروپرائٹر: نثار احمد چوہدری

پک اینڈ پے

PICK AND PAY.

بہت جلد افتتاح

محمود احمد کھوکھر

اکسیر سرکن

جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا۔

فی پیکٹ -/۳، درجن -/۲۷
گرس ۳۰/۲/۴۰
بونس علاوہ: تفصیلات کے لئے
کیوریٹو وٹرنری گائیڈ

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون 606/607

نادر موقع

محلہ دارالبرکات ربوہ کے بالمقابل دارالرحمن کالونی میں پختہ ساہیوال روڈ پر نزد مسجد اقصیٰ و جلسہ گاہ مردانہ ایک کنال رقبہ پر کمرشل نقطہ نگاہ سے مارکیٹ کی طرز پر تعمیر شدہ نہایت باموقع مکان قابل فروخت ہے۔ جو بیک وقت رہائشی اور تجارتی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

خواہش مند احباب اس زریں موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے فوری طور پر ہم سے رابطہ قائم کریں:

خدمت مرکز اقصیٰ چوک ربوہ فون 640

اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔

قیمت فی پیکٹ -/۳ درجن -/۲۷ گرس ۳۰/۲/۴۰ روپے
بونس علاوہ۔

تفصیلات کے لئے کیوریٹو وٹرنری گائیڈ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ۔ فون: 606/607

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷۰ اپریل

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے!

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان

کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸